بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستقبل

تصنیف

فقیہِ عصر حضرت

قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

الحمد لله الواحد العظیم الغفار و الصلوۃ و السلام علی سید الابرار و علی آلہ و اصحابہ الی یوم القرار. اما بعد!

بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ اور ایمان تو یہی ہے کہ اس عارضی اور فانی دنیا کو چھوڑ کر ایک دن ہمیں اپنے خالق حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہے مگر مادی ترقی کی دوڑ میں جبکہ ہر انسان ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی دھن میں مگن ہے، ہم مسلمان بھی اپنی آخرت کو بھلا کر دنیا کے حصول میں تگ و دو کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمیں اپنے رب کے حضور حاضر ہونا اور اپنے اعمال کے متعلق جوابدہ ہونا ہے، وہاں ایک ابدی اور لازوال زندگی ہمارا انتظار کر رہی ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں مگر یہ سب جاننے کے باوجود ہم دنیا میں غفلت کی زندگی گزاریں تو بڑے تعجب کی بات ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے

یا ایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان یہ غور کر لے کہ اس نے اپنے کل کے لیئے کیا آگے بھیجا۔

جب مسافر کسی سفر کا ارادہ کرتا ہے تو جتنے دن کا سفر ہو اتنا زاد راہ بھی ساتھ لیتا ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ وہ دنیا جہاں ہمیں کچھ سال ہی رہنا ہے اس کے لئے ہم کیا کچھ نہیں کرتے اور آخرت کے آرام و سکون کے لئے ہم نے کچھ بھی تیار نہیں کیا۔ آج

ہم اپنی عارضی خوشیوں کی خاطر اپنے مستقبل (آخرت) کو داؤ پر لگا رہے ہیں تو انجام کار کیا ہوگا؟

کام زنداں کے کئے اور ہمیں شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے

ہمیں چاہیے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور اپنے اخروی مستقبل کے بارے میں سوچیں۔ اپنا محاسبہ کر کے نیک اعمال کی بجا آوری کی طرف اپنے نفس کو مائل کریں۔ شیطان کی تابعداری کو چھوڑ کر اللہ اور اس کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی اتباع میں زندگی گزاریں۔ تو ان شاء اللہ دنیا کی زندگی بھی ہمارے لئے آسان ہو جائے گی اور آخرت کی زندگی بھی سنور جائے گی۔

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی زیر نظر تالیف "مستقبل" میں دنیا اور آخرت کی زندگی کا ایک موازنہ پیش کر کے ہمیں یہ دعوت دی گئی ہے کہ ہم بصیرت کی نگاہ سے دیکھیں اور غور کر لیں کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے۔ آج ہمیں عقیدہ وایمان، اخلاق و کردار، تہذیب و تمدن ہر لحاظ سے اپنے محاسبہ اور اصلاح کی ضرورت ہے اور اسی اصلاح میں ہماری آخرت کی بھلائی کا راز مضمر ہے اور یہ کتاب اس سلسلہ میں ہمارے لئے مشعل راہ کا کام کرے گی۔ توفیق دینے والا وہی قادر و قیوم ہے۔

لیجیے پڑھیں اور خراماں خراماں جنت پہنچ جائیں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ.

محمد بلال قادری نقشبندی عفی عنہ

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستقبل کا لغوی معنی ہے ”آنے والا“

اور اصطلاحی معنی ہے زندگی میں آنے والے دنوں کے متعلق سوچ اور فکر۔

اصطلاحی مستقبل کی دو قسمیں ہیں

ایک کافروں اور دنیاداروں کا مستقبل۔

دوسرا نبیوں، ولیوں اور ان کے پیروکاروں کا مستقبل۔

کافروں اور دنیاداروں کا مستقبل دنیاوی زندگی کے آخر تک یعنی قبر تک ہے۔اور نبیوں (علیہم السلام) اور ولیوں اور ان کے پیروکاروں کا مستقبل اس دنیاوی زندگی کے ختم ہونے سے شروع ہوتا ہے اور وہ ہے آخرت کا مستقبل، جس کا دوسرا کنارہ ہی نہیں

دونوں مستقبلوں کا ثبوت

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ گرمی اور دھوپ کی تمازت بہت زیادہ تھی۔حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتہ مبارک اُتار کر کھجور کی چٹائی پر آرام

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

فرماتے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم نازنین پر چٹائی کے نشان بنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے لیے فراخی رزق کی دعا کر دیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایران اور روم کے لوگ کیسے خوشحال ہیں حالانکہ وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرمایا اے عمر! تجھے معلوم نہیں کہ ان کو دنیا دی گئی ہے۔

اما ترضی ان تکو ن لھم الدنیا ولنا الاخر ۃ .

"اے عمر کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے" (ان کا مستقبل صرف دنیا ہے اور ہمارا مستقبل آخرت ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ دونوں مستقبل الگ الگ ہیں ایک کافروں اور ان کے پیچھے چلنے والوں کا مستقبل اور وہ اسی مستقبل کے در پے رہتے ہیں۔ دوسرا نبیوں، ولیوں اور ان کے تابعداروں کا مستقبل، اور اس مستقبل کے چاہنے والے اسی کے در پے ہیں۔

ان دونوں مستقبلوں کا نام

﴿۱﴾ دنیا کا مستقبل

﴿۲﴾ آخرت کا مستقبل

رکھا گیا ہے تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

دونوں مستقبلوں کا زندگی کے لحاظ سے موازنہ

اس دنیاوی مستقبل میں زندگی اوسطاً ساٹھ ستر سال ہے کوئی ہزاروں میں سے سو سال کو پہنچتا ہے۔

پھر اس زندگی کے تین دور ہوتے ہیں۔بچپن، جوانی، بڑھاپا۔

بچپن اور بڑھاپا اس کی تو کچھ اہمیت نہیں ہے۔رہی جوانی یہ چند سال بچتے ہیں اور یہ بھی دکھوں، پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں آخرت کے مسقبل کی زندگی ہے۔اس زندگی کا کوئی کنارہ ہی نہیں جب جنت والے جنت پہنچ جائیں گے (اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے کرے۔آمین) اور دوزخی دوزخ پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے موت کو دوزخ اور جنت کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد کسی نے مرنا ہی نہیں۔کسی کو موت نہیں آئے گی۔رب تعالیٰ نے قرآن

پاک میں بار بار فرمایا: خالدین فیھا ابداً . وہ ہمیشہ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

تو اے میرے مسلمان بھائی !اے ملت کے نوجوان کیا یہ عقل مندی ہے کہ اس ابدی زندگی مثلاً لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب سنکھ، پدم سال کی لازوال زندگی کو اس ناپائیدار جو کہ چالیس، پچاس سال اوسطاً بنتے ہیں اور وہ بھی جو کہ گدلی زندگی، دکھوں، پریشانیوں کی زندگی، آفات بلیات میں گھری ہوئی زندگی ہے اس پر فریفتہ (لٹو) ہوکر اس لازوال کو داؤ پر لگا دیا جائے یہ کون سی عقلمندی ہے؟

آج کل سائنسی دور ہے کوئی انسان کوشش کرے اور اس مستقبل کو اس آخرت کے مستقبل پر تقسیم کرے مثلاً فرض کریں یہ سو سال ہے اور وہ بالفرض پدم سال ہے یہ سو سال پدم سال پر تقسیم کرنے سے یہ سو سال کے مقابلے میں ایک منٹ بھی بنتا ہے یا نہیں۔ ہرگز نہیں بنتا تو پھر کیوں ہم اس دنیاوی مستقبل پر ہی لٹو ہو رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں عقل عطا کرے۔ نیز فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی دونوں مستقبلوں کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا ابن مستورد صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے **واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الامثل ما یجعل احد کم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یر جع.** (صحیح مسلم) یعنی اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں یہ دنیاوی زندگی ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبو کر اُٹھائے اور دیکھے کہ انگلی کے ساتھ جو تری ہے اس کو جیسے سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے ایسے ہی اس دنیاوی زندگی کو اس آخرت کی زندگی کے ساتھ نسبت ہے۔

تو اے میرے مسلمان بھائی اس دنیاوی مستقبل کو جو آخرت کے مستقبل کے سامنے اتنا بھی نہیں جیسے سو سال کے مقابلہ میں ایک منٹ ہے۔تو کیا یہ عقلمندی ہے کہ اس آخرت کے مستقبل کو چھوڑ کر اس ناپائیدار جو کہ ایک منٹ بھی نہیں بنتا اسی پر فریفتہ اور لٹو ہو جائیں۔ہم کب جاگیں گے جب موت کا فرشتہ آجائے گا؟ **﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾**

خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

بندگاں را سر بسر در خواب داں — گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں

یعنی بندے غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں اور جاگیں گے اس وقت جب موت کا فرشتہ آجائے گا۔

بیماریوں اور پریشانیوں کے اعتبار سے موازنہ

دنیا کا مستقبل

دنیا میں ڈیڑھ سو کے قریب ملک ہیں اور ہر ایک ملک کی آبادی کروڑوں کے حساب سے ہے کسی ملک کی آبادی دس کروڑ، کسی کی بارہ کروڑ، کسی کی بیس کروڑ، کسی کی پچیس کروڑ کسی کی چالیس کروڑ کسی کی اس سے بھی زیادہ آبادی ہے لیکن بیشک سروے کر کے دیکھ لیا جائے تو یہی نتیجہ نکلے گا کہ ان کروڑوں، اربوں میں سے ایک خاندان بلکہ ایک فرد بھی ایسا نہ ملے گا جسے کبھی کوئی پریشانی نہ آئی ہو کئی بیماریاں ہیں، کبھی بخار، کبھی نزلہ، کبھی زکام، کبھی سر درد، کبھی پیٹ درد کبھی آنکھ دُکھتی ہے تو کبھی کان دُکھتا ہے کبھی ہیپاٹائٹس ہے تو کبھی بلڈ پریشر، کسی کو شوگر لاحق ہوگئی تو کسی کو فالج ہوگیا کوئی آنکھوں سے معذور ہے کسی کے پاؤں ٹیڑھے ہوگئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو کسی کا بازو ٹوٹ گیا۔

علےٰ ھٰذا القیاس.

آپ کو ایک فرد ایسا نہیں ملے گا جسے کبھی کوئی بیماری لاحق نہ ہوئی ہو پھر تمدنی زندگی کو لیجئے کسی کو ملازمت ملی تو چار دن کے بعد تعطل پیدا ہو گیا اُس

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

کی جگہ کوئی دوسرا براجمان ہو گیا کبھی بہتان لگ گیا کبھی ڈاکہ پڑا تو سب کچھ ہتھیا یا گیا، کبھی اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا، تو کبھی اُس کے ساتھ جھگڑا کبھی اس کے ساتھ مقابلہ ہے، تو کبھی اُس کے ساتھ۔ الحاصل اس دنیاوی مستقبل میں چین نہیں سکون نہیں ہے۔

اس کے مقابلے میں آخرت کا مستقبل

آخرت کا مستقبل

قیامت کے دن جب نیک لوگوں کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور وہ جب جنت کے قریب پہنچیں گے تو فرشتے ان کو سلام پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندو تم گناہوں سے بچتے رہے ہو اب تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ اور وہاں ایک چشمہ سامنے آئے گا فرشتے کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندو یہ چشمہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے اس سے پانی پی لو اور جب وہ اس چشمے سے پانی پیئیں گے تو اندر کے سارے روگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کو کبھی بھی اندر کی بیماری قریب نہ آئے گی نہ کبھی پیٹ درد، نہ آنکھ درد، نہ کان درد، نہ پیٹ میں گیس، نہ کوئی اور بیماری قریب آئے گی۔ سینکڑوں نہیں

ہزاروں، ہزاروں نہیں لاکھوں، لاکھوں نہیں کروڑوں، اربوں کھربوں سال گزر جائیں تو کوئی اندرونی بیماری قریب نہیں آئے گی پھر آگے جائیں گے تو ایک اور چشمہ سامنے آئے گا فرشتے کہیں گے اے نیک بندو! تم یہاں غسل کر لو جب وہ غسل کرلیں گے تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک اُٹھیں گے اور پھر کوئی جلدی بیماری یا خارش یا پھنسی یا زخم وغیرہ قریب نہیں آئے گا۔ تفصیل کے لیے ''قصرِ جنت اور سفرآخرت'' کا مطالعہ کریں۔

دونوں مستقبلوں کا موازنہ شادی کے اعتبار سے

اس دنیا کے مستقبل میں شادی

یہاں دنیا میں ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کر کے خوشی خوشی شادی کی چند دنوں کے بعد کبھی خاوند بیمار تو کبھی بیوی بیمار۔ کبھی بیوی روٹھی ہوئی ہے تو کبھی خاوند، کبھی یوں کہ اس کی توجہ اور دھیان کسی اور طرف تو کبھی اس کا دھیان اور طرف۔ پھر کبھی رہائش کا مسئلہ کھڑا ہو گیا کبھی سسرال والوں کے ساتھ چپقلش اور جھگڑا کبھی کسی اور کے ساتھ۔ کبھی ضروریات زندگی پریشان کر رہی ہیں بس یوں ہی کرتے کرتے چند سال گزار کر دونوں باری باری راہی عدم ہو گئے اور کچھ عرصہ کے بعد فراموش کر دیئے جائیں گے۔

کدی کدی تدھ یاد کریسن تھڑ تیری جد پاون گے

فیر کسے نے نام نہیں لینا جوں جوں ہو یا پرانا اے

اس کے مقابلہ میں آخرت کا مستقبل لیجئے۔

آخرت کا مستقبل

جب جنتی جنت میں داخل ہوگا (اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے کرے) اور بیوی سے پہلے ملاقات ہوگی تو جنتی بیوی یوں گویا ہوگی۔

انا الراضیۃ فلا اسخط ابداً وانا النا عمۃ فلا ابا س ابداً

وانا الخا لدۃ فلا اظعن ابداً

یعنی میں ہمیشہ ہی راضی رہوں گی اور کبھی ناراض نہ ہوں گی اور میں ہمیشہ ہی جوان رہوں گی کبھی بوڑھی نہ ہوں گی اور میں ہمیشہ ہی زندہ رہوں گی مجھے کبھی موت نہیں آئے گی۔

اور پھر وہ جنتی ان جنتی بیویوں کے ساتھ عیش کی زندگی گذارے گا کبھی کسی کی طرف سے اور کسی طرح کی کوئی پریشانی سامنے نہیں آئے گی اور وہ ایسی پرُ کیف اور عیش کی زندگی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فیصلہ ہی فرما دیا: وفیھا ما تشتھیہ الا نفس و تلذالا عین وانتم فیھاخا لدون

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

اے بندو اس جنت میں جو تمہارا جی چاہے (اسی وقت موجود) اور میری اس جنت میں ہر وہ چیز ملے گی جس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور تم اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

نیز جو ایک بار جنت میں داخل ہو گیا اس کو کبھی بھی نکالا نہیں جائے گا قرآن مجید کا اٹل فیصلہ ہے **وما ھم عنھا بمخرجین** وہ جنت سے نکالے نہیں جائیں گے (اللہ تعالیٰ ہمارے نصیب کرے آمین)

﴿نوٹ﴾ جنت میں مردوں کی عمریں تیں (۳۰) تینتیس (۳۳) سال اور ان کی بیگمات کی عمریں بیس (۲۰) بائیس (۲۲) سال ہوں گی اور پھر ہمیشہ ہمیشہ ہی ان کی عمریں اتنی ہی رہیں گی۔

دونوں مستقبلوں کا موازنہ کوٹھیوں اور مکانوں کے اعتبار سے

دنیاوی مستقبل میں مکانات

دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا مکان بنائے تو کتنا بڑا بنا لے گا۔ بیس تیس یا پچاس کنال کا بنا لے گا لیکن جنت کے محل ایک ایک محل ساٹھ میل کا ہو گا پھر دنیاوی محل اینٹ، گارے، سیمنٹ، سریا وغیرہ سے بنایا جاتا ہے لیکن جنت کے محل (سبحان اللہ) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے مکان کس

چیز سے بنائے گئے ہیں تو فرمایا: ان کی ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی اور گارا کستوری کا ان کے سنگریزے لعل موتی اور یاقوت کے ہوں گے جو ان میں ایک بار داخل ہوا وہ نہ کبھی نکالا جائے گا، نہ موت آئے گی، نہ ان کے کپڑے میلے یا پرانے ہوں گے، نہ ان کی جوانی میں کمی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ وہ ہمارے بھی نصیب میں کرے اور ہم ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور بھی کئی باتوں میں موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

تفصیل کے لیے ''قصرِ جنت'' اور ''فوز کبیر'' کا مطالعہ کریں۔

ناصحانہ اپیل

اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا علیحدگی میں بیٹھ کر غور کریں اور سوچیں کہ دونوں مستقبلوں کے درمیان اتنا زیادہ فرق ہونے کے باوجود ہم اس دنیاوی مستقبل پر ہی کیوں گرویدہ اور لٹو ہو رہے ہیں۔ اگر سو دو سو کا فرق ہو تو برداشت کیا جاسکتا ہے چلو جی اگر تھوڑا سا نقصان ہو بھی گیا تو برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر یہاں تو لاکھوں درجے کا نقصان ہو رہا ہے۔

کہاں وہ جنت کی بہار کہ دنیاوی سو سالہ خوشگوار اور پُر کیف زندگی عیش و عشرت کی زندگی آخرت کی زندگی کے ایک منٹ کے برابر بھی نہیں ہو سکتی تو

ہم کیوں بیدار نہیں ہوتے۔ کیوں اس گدلی زندگی، دھوکہ فریب کی زندگی بے وفا زندگی پر ہی فریفتہ ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہاں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کے ساتھ امتحان کے لیے نفس لگا دیا ہے جسے نفس امّارہ کہا جاتا ہے اور یہ ایسی گندی اور ظالم چیز ہے کہ یہ ہمیں اُٹھنے ہی نہیں دیتا بس یہی امتحان ہے کہ جو بندہ اس نفس کو لات مار کر اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن کے ساتھ لگ گیا وہ تر گیا۔ ایسے کی قبر بھی جنت کا باغ بنے گی اور وہ حشر کے دن خراماں خراماں جنتِ بریں حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عیش کرے گا اور جو نفس کا ہی ہو گیا نفس کو خوش کرنے میں ہی سارا وقت برباد کر دیا ایسے بندے پر شیطان بھی تسلط جما لیتا ہے اور وہ اس دنیا میں دن رات نفس کو ہی خوش کرنے میں لگا رہتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور دانا سمجھتا ہے قرآن پاک میں ہے:

ومن یعش عن ذکر الرحمان نقیض لہ شیطاناً فھو لہ

قرین وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون۔

یعنی جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز وغیرہ) سے غافل رہ کر زندگی گذارتا ہے ہم ایسے بندے پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو شیطان ایسے

بندے کو سیدھی راہ سے روکے رکھتا ہے اور اس کے باوجود کہ وہ بندہ غلط راستے پر چل رہا ہے وہ اسی گھمنڈ میں رہتا ہے کہ میں ہی ہدایت کے راستے پر چل رہا ہوں۔

زاں بعد اللہ تعالیٰ نے جو بندوں پر بڑا ہی شفقت فرمانے والا ہے اور مہربان ہے شفقت فرماتے ہوئے فرمایا: **ذالک متا ع الحیاۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المأ ب** (قرآن مجید)

اے بندو! یہ سب کچھ جو مذکور ہوا ہے یہ تو متاع دنیا ہے دنیا کی ہی عیاشیاں ہیں اور حسن مآب یعنی بہترین لوٹنے کی جگہ وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کے پاس ہی ہے۔

پھر اور شفقت فرماتے ہوئے فرمایا: **قل أؤنبئکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عند ربھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا وازواج مطھرۃ ورضوان من اللہ واللہ بصیر با لعباد .** (قرآن مجید)

یعنی اے میرے پیارے حبیب آپ ان کو کہہ دیں اے بندو! کیا میں تمہیں جو اوپر مذکور ہوا اس سب سے بہتر کی طرف آگاہی نہ کروں؟ سنو

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ایسی جنت ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور وہ نیک لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لیے ایسی بیویاں ہوں گی جو کہ (اندرونی بیرونی) غلاظت اور گندگی سے پاک ہوں گی اور پھر سب سے بڑا انعام یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی سند مل جائے گی ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ ہی خوش اور راضی رہے گا اور اللہ تعالیٰ سارے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور نفسانی خواہشات میں مگن دوزخی بندے کے متعلق ایک حدیث پاک بھی پڑھ لیجئے ہوسکتا ہے کہ قسمت یاوری کرے اور ہم بھی بیدار ہو کر وہ جنت کی ہمیشہ ہمیشہ کی بہاریں حاصل کرلیں۔

حدیث پاک

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک دنیا کے اعتبار سے بڑا آدمی پیش کیا جائے گا جس کے کام دوزخیوں والے ہوں گے (اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو اس کو دوزخ میں ایک ہی غوطہ دے کر لاؤ) جب لایا جائے گا تو اس بندے سے پوچھا جائے گا اے بندے کیا تو نے دنیا میں کوئی

بھلائی، کوئی عیش کوئی خوشی کی بات دیکھی تھی تو وہ بندہ قسمیں کھا کھا کر کہے گا یا اللہ میں نے دنیا میں کوئی خیر، کوئی خوشی نہیں دیکھی تھی۔ بس ایک ہی غوطہ میں ساری بہاریں نسیاً منسیاً ہو جائیں گی دوزخ اتنی بڑی بلا ہے۔

(الاما ن الحفیظ)

پھر ایک نیک جنتی بندے کو پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی پریشانیوں دکھوں اور مصیبتوں میں گزری ہوگی حکم ہوگا اے فرشتو اس بندے کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ جب وہ لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے دنیا میں کوئی دکھ، کوئی تکلیف، کوئی پریشانی، کوئی مصیبت دیکھی تھی؟ تو جنت ایسی پیاری بہار ہے کہ بندہ قسمیں کھا کھا کر کہے گا میں نے کبھی کوئی پریشانی، کوئی دکھ، کوئی تکلیف نہیں دیکھی تھی۔

(مشکوٰۃ شریف)

اے میرے عزیز! میرے مسلمان بھائی آؤ ہم جاگیں ہوش کریں یہ زندگی جس کا ایک ایک منٹ نہایت ہی قیمتی ہے ہم ضائع نہ ہونے دیں۔ آج کل دیکھا گیا ہے کہ سب کے سب دنیاوی مستقبل پر ہی گرویدہ ہو رہے ہیں جس سے کبھی کوئی بات ہوتی ہے تو برملا کہہ دیتے ہیں او جی بچوں

کا مستقبل خراب ہوتا ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اے میرے مسلمان بھائی کیا اپنے بچوں کا تو رازق ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید میں صاف صاف فرما دیا ہے: نحن نرزقکم وایاھم۔ اے بندو تمہارے رازق بھی ہم ہیں اور تمہاری اولاد کے بھی رازق ہم ہیں اور جس بات کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے: یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً۔ (قرآن مجید)

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ دوزخ سے بچاؤ۔ اس کی پرواہ نہیں۔

عجیب الٹی گنگا ہے کہ جس چیز کا رب تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس وعدے کا خیال ہی نہیں بچوں کے مستقبل کی رٹ لگائی جارہی ہے اور جس بات کا اللہ تعالیٰ نے کرّا حکم دیا ہے کہ دوزخ سے بچاؤ اس کی پرواہ نہیں۔ یہ سب نفس وشیطان کے چکر ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی! یہ شیطان جس نے نفس کے ساتھ دوستی لگا کر ہزاروں کو دوزخی بنایا اس نے نوح علیہ السلام کی قوم کو دوزخی بنایا اس نے قوم عاد کو دوزخی بنایا اس نے قوم ثمود کو دوزخی بنایا اس نے فرعون اور اس

کی قوم کو دوزخی بنایا اس نے ہامان کو قارون کو اور کتنی قوموں کو دوزخی بنایا
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا افلم
تکونوا تعقلون. اے بندو اس شیطان نے انسانوں میں سے کتنی
قوموں کو گمراہ کیا تمہیں عقل نہیں آتی؟ نیز فرمایا :انه لکم عدو فا تخذوه
عدوّا انما یدعو حزبه لیکونوا من اصحاب السعیر. اے بندو
یہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی جانو یہ شیطان اپنی جماعت بناتا ہے
تاکہ بندے دوزخی بن جائیں لیکن ہم ہیں کہ ہر کام میں شیطان کی دوستی ہی
پکی کئے چلے جارہے ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی! اے ملت کے نوجوان خدارا ہم ہوش کریں
اور سوچیں کہ موت کا فرشتہ بتا کر تو نہیں آتا اور نہ مجھے اور تجھے بتا کر آئے
گا سینکڑوں حوادثات ہورہے ہیں۔ پھر جب جسم سے جان جدا ہوگئی تو غافل
انسان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے گا کہ بن کیا گیا ہے۔

میں کس لیے پیدا کیا گیا تھا اور کیا کچھ کرنا چاہیے تھا اور کیا کچھ کر کے جا رہا
ہوں رب تعالیٰ کا قرآن مجید تو اعلان فرمارہا ہے: وما خلقت الجن
والانس الالیعبدون . یعنی ہم نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت

کے لیے پیدا کیا ہے۔لیکن ہم ہیں کہ ہم نے نظریہ ہی یہ بنالیا ہے کہ ہم تو عیاشیاں،فحاشیاں،بدمعاشیاں شراب خوریاں کرنے آئے ہیں۔

پھر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کتنے شفقت بھرے انداز میں بُلا رہا ہے فرمان ہے:

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسوّاک فعدلک فی ای صورۃ ما شآء رکبک.

اے انسان اے آدم کے بیٹے تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے دوراور غافل کردیا ہے وہ تیرارب کریم جس نے تجھے پیدا کیا تجھے درست بنایا (تجھے کان دیئے، تجھے آنکھیں دیں، ہاتھ دیئے، پاؤں دیئے)اور تجھے جس صورت میں چاہا ترتیب دیا۔

لیکن اگر انسان جوانی کے خمار میں کسی نصیحت کو نہ سمجھے تو پھر یہ کرّا حکم بھی سن لیں: افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون .اے بندو کیا تم نے یہ گمان بنالیا ہے کہ ہم نے تمہیں عبث (بے فائدہ)پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے دربار حاضر نہیں کیئے جاؤ گے ؟ضرور بالضرور حاضر کیئے جاؤ گے۔

ایک نہایت ہی خطرناک موڑ

اس نفس کی بدخصلتوں میں سے ایک بدخصلت مال و دولت کی محبت ہے تاجدار مدینہ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو کان لا بن آدم وادیان من مال لابتغی ثا لثاً ولا یملاء جوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللہ علے من تاب.

(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

اگر آدم کے بیٹے (انسان) کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ چاہے گا کہ ایک وادی اور ہو اور انسان کے پیٹ کو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ ہاں جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

اسی حرص، طمع و لالچ کی وجہ سے انسان غلط اور ناجائز کام کرنے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ رشوت لینا رشوت دینا لوگوں کا ناجائز طریقہ سے مال ہڑپ کرنا، چوری کرنا، ڈاکہ مارنا کسی کے مکان و دکان جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنا وغیرہ لیکن انسان یہ نہیں سوچتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا اس کا انجام نہایت ہی بھیانک ہے جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(نوٹ: رشوت لینا اور رشوت دینا دونوں ہی لعنتیوں کے کام ہیں حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت لینے والے پر اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔)

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

حدیث پاک

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن جب بندہ دربار الٰہی میں حاضر کیا جائے گا تو جب تک وہ پانچ باتوں کا جواب نہیں دے لے گا وہ وہاں سے قدم اُٹھا نہیں سکے گا

﴿اول﴾ اے بندے تو نے عمر کن کاموں میں گذاری؟

﴿دوم﴾ اے بندے تو نے جوانی کن کاموں میں گذاری؟

﴿سوم﴾ اے بندے تو نے مال کہاں سے اور کیسے حاصل کیا (جائز یا ناجائز طریقے سے)؟

﴿چہارم﴾ اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے مال کہاں کہاں خرچ کیا تھا؟

﴿پنجم﴾ اے بندے تو یہ بتا کہ جو تو نے جانا اس پر عمل کیا یا نہیں؟ (ترمذی شریف)

تبصرہ

بندہ اگر علیحدہ بیٹھ کر یہ سوچے تو سارا نقشہ سامنے آسکتا ہے یہ زندگی جو صرف ساٹھ ستر سال ہے۔وہ آخرت کی زندگی جس کا صرف حساب

کتاب کا ایک دن پچاس ہزار سال ہے مقدارہ خمسین الف سنۃ مما تعدون.(قرآن مجید)اس کے بعدوالی زندگی کا تو دوسرا کنارہ ہی نہیں

تو انسان سوچے کہ یہ ساٹھ ستر سالہ زندگی اس میں اگر نا جائز اور غلط طریقے سے مال اکٹھا کیا اور اس کے بدلے اگر اس پچاس ہزار سال میں سے پانچ یا دس ہزار سال سخت دھوپ میں کھڑا رہنا پڑا تو کیا بنے گا جیسے حدیث پاک میں بیان ہوا کہ اس کڑے دن میں جب تک بندہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے گا آگے قدم نہیں اُٹھا سکے گا لیکن نفس اور شیطان ایسی سوچ سوچنے ہی نہیں دیتے فا نہا لا تعمی الابصا ر ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور. (قرآن مجید)

یعنی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل ہی اندھے ہو جاتے ہیں ۔اور جب دل ہی اندھا ہو گیا تو کیا انسان ایسی سوچ سوچ سکتا ہے؟

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی خدارا ہم ہوش کریں جاگیں اور سوچیں کہ کیا بنے گا بلکہ ایسا بندہ جب قبر میں جائے گے تو قرآن مجید کا سچا سچا ارشاد گرامی بھی پڑھ لیں: قال رب ارجعون لعلی اعمل صا لحاً فیما ترکت یعنی رو

رو کے عرض کرے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطیاں کر آیا میں گناہ کے کام کر آیا یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج میں آئندہ کوئی گناہ کا کام نہیں کروں گا۔ اس پر فرمان جاری ہوگا : کلا اے بندے یہ ہرگز ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں۔

ومن ورائهم برزخ الی یو م یبعثو ن

.اے بندو! اب یہ قیامت تک تمہارے لیے عالم برزخ ہے (اس میں اپنی کرتوتوں کے مزے چکھو)۔

اے میرے عزیز! پھر وہاں کون چھڑائے گا کیا یہ خرمستیاں، یہ عیاشیاں یہ فحاشیاں، یہ نفس وشیطان کی من مانیاں اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب سے بچالیں گی؟

آؤ ہم جاگیں آج ہی توبہ کر کے دربار الٰہی میں جھک جائیں تو کیا یہ نوید ہمارے لیے کافی نہیں التا ئب من الذنب کمن لا ذنب له. یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے جیسے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تاجدارِ مدینہ شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے توبہ کرنے سے سارے گناہ ہی معاف ہوجائیں گے۔

مزید چند نصیحتیں قرآن پاک سے بیان کی جاتی ہیں ہو سکتا ہے کہ میرے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ کا کوئی امتی کسی نصیحت کی بات پر ہی بیدار ہو جائے اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث بن جائے۔

۱

قرآن مجید میں ہے **ان اللہ بالناس لرؤف الرحیم** یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی شفقت فرمانے والا اور مہربان ہے۔

حدیث پاک

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک جنگ کے موقع پر کچھ مرد اور عورتیں قیدی بن کر آئے وہ ایک جگہ بیٹھے تھے ایک عورت کا شیر خوار بچہ گم ہو گیا وہ عورت بیچاری بڑی پریشان کبھی ادھر کبھی اُدھر بھاگتی پھر رہی تھی اور جب اُس کو بچہ مل گیا تو اُس نے اُس بچے کو سینے سے لگایا دودھ پلایا یہ منظر دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ کیا تم یہ گمان کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو اپنے ہاتھ سے آگ میں پھینکے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب تک اس کا بس چلے گا یہ کبھی بھی اس بچے کو آگ میں نہیں پھینکے گی۔ یہ سن کر رحمتِ کائنات ﷺ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس ماں سے بھی زیادہ شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔ (صحیح مسلم۔مشکوٰۃ شریف)

وہ بھی نہیں چاہتا کہ اپنے بندوں کو دوزخ میں پھینکے لیکن اگر بندے خود ہی دوزخ میں چھلانگیں لگانا شروع کردیں تو کون روکے۔

سوال

دوزخ میں چھلانگیں لگانا، اس کا کیا مطلب؟

جواب

نماز نہ پڑھنا اور ناجائز کاموں مثلاً گندے گانے سننا، فلمیں اور ڈانس دیکھنا، چوریاں ڈکیتیاں اور ناجائز طریقے سے مال ہتھیانا یہ سب شیطانی کام کرنا گویا دوزخ میں چھلانگیں لگانا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بالکل صاف صاف فرمادیا ہے۔

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا.

یعنی اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہوگئے (یا اللہ! ان کی کیا برائیاں ہیں؟) تو فرمایا: وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات

(برے اور شیطانی کاموں) کے پیچھے بھاگتے ہیں ایسے لوگ عنقریب وادی غیّ میں پھینکے جائیں گے

وادی غیّ

اور وادی غیّ دوزخ میں ایسی وادی ہے کہ خود دوزخ اس وادی کی تپش اور ہولناکی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہے (الامان الحفیظ)

اے میرے مسلمان بھائی! ذرا غور کر کے بے نمازی اور شیطانی کام کرنے والے کے لئے کیسا ہولناک عذاب ہے لیکن نفس اور شیطان ہمیں جاگنے ہی نہیں دیتے اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے

حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کاش کز بہر عدم خیز د پلنگ — تا تو خسپی تا حشر در گور تنگ

یعنی اے بندے ٹھہر جا ابھی موت کا فرشتہ آنے والا ہے تاکہ تو حشر تک تنگ بند قبر کے اندر لیٹا رہے۔ نیز فرمایا

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا — حسرتا واحسرتا واحسرتا

یعنی اے غافل انسان! پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ لیکن پھر افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا

الحاصل بلا ریب اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے بندے دوزخ میں جائیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں طرح طرح کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں لیکن اگر ہم ساری نصیحتوں کو بالائے طاق رکھ کر اس کی نعمتیں کھا کھا کر شیطان کے پیچھے بھاگتے رہیں تو کس کا قصور۔

اے میرے عزیز کیا یہی انسانیت ہے کہ دن رات اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھائیں اور ہمارا ہر کام شیطان کی تابعداری کا ہو؟ ہائے افسوس، ہائے افسوس نمازوں تک کی پرواہ نہیں کھیلیں اور فلمیں دیکھنا، گانے سننا اجنبی عورتوں کو تاکنا کیا یہ اللہ رسول کیا طاعت ہے یا شیطان لعین کی؟

پھر قرآن مجید کا فرمان عالیشان: افر ایت ان متعنا هم سنین ثم جاء هم ما کا نو ا یو عدون ما اغنا عنهم ما کا نوا یمتعون.

اے بندو یہ بتاؤ کہ اگر ان نافرمانوں کو ہم کچھ سال عیش وعشرت کی مہلت دیں اور پھر وہ (مرنے کے بعد) عذاب کے منہ میں آجائیں تو یہ چند دنوں کی عیاشیاں، فحاشیاں ان کو کیا فائدہ دیں گی؟۔ نیز فرمایا:

ذرهم یا کلوا ویتمتعوا ویلههم الامل فسوف یعلمو ن.

ان کو چھوڑ دو کہ یہ کھائیں، پئیں عیش کریں اور لمبی امیدوں کے

پیچھے لگ کر کھیلتے پھریں وہ دن دور نہیں جب ان کو پتہ چل جائے گا پھر پچھتائیں گے۔ ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس

تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا

جد دھون کڑکی آ گئی پھر پیش نہ جاسی کا

آؤ ہم آج ہی دامن مصطفےٰ ﷺ کو مضبوطی سے تھام لیں انشاء اللہ تعالیٰ بیڑا پار ہو جائے گا میرا آپ سب کا حامی ناصر وہ اللہ رب العالمین ہے جس نے اس اُمت کے لیے جنت حاصل کرنا بڑا ہی آسان بنا دیا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا:

الا من تاب و آمن و عمل صالحا فاولئک یبدل الله سیئاتهم حسنات (قرآن مجید)

یعنی جو بندہ توبہ کر کے اپنا ایمان عقیدہ درست کر کے نیک عمل کرے تو ہم ان کی غلطیوں کو نیکیوں میں بدل دینگے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

آپ ''دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ''، ''قصر جنت اور سفرِ آخرت'' کا مطالعہ کریں۔ نیز اگر دونوں مستقبلوں کے انجام کا مطالعہ کرنے کا شوق ہو تو ''مابعد الموت'' کا مطالعہ کریں۔

دعاء

اے میرے رب کریم اے میرے ستار وغفار مولیٰ میں نے تیرے بندوں کے لیے تیرے پیارے حبیب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے دونوں مستقبل کافروں کا مستقبل اور نبیوں ولیوں اوران کے پیروکاروں کا مستقبل اپنی بساط کے مطابق بیان کر دیا ہے۔

اب تیرے بندوں کی صوابدید ہے کہ وہ کس مستقبل کو اختیار اور پسند کرتے ہیں۔لیکن مجھے امید نہیں کہ وہ کافروں کے مستقبل کو چھوڑ کر دوسرے مستقبل میں آجائیں گے جس مستقبل کے متعلق تیرا اپنا ارشاد گرامی ہے کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے آخرت میں ایسی عیش والی زندگی تیار کی ہے کہ نہ کسی آنکھ نے ایسی زندگی دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ کسی کے دل پر اس کا پورا تصور آسکتا ہے۔مجھے کیوں اُمید نہیں اس لیے کہ آج بندوں کا آخرت پر ایمان برائے نام رہ گیا ہے بندوں نے فکر آخرت ختم ہی کر دیا ہے حالانکہ قرآن مجید میں واضح طور فرمایا گیا ہے۔قیامت کے دن بندوں سے فرمایا جائے گا

الم اعهد اليكم يا بنى آدم الا تعبدو الشيطان انه لكم عدو مبين یعنی اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہیں یہ عہد نہیں دیا تھا کہ

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

شیطان کی تابعداری مت کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے بلکہ میرے احکام کے مطابق چلو یہی راستہ سیدھا ہے۔

لیکن افسوس کہ بندوں نے سارے احکامات پس پشت ڈال کر شیطان کی اطاعت و تابعداری کو ہی گلے سے لگائے رکھا اور کافروں کے مستقبل کے ہی گرویدہ رہے۔ الاما شآء اللہ

اے ہمارے رحیم و کریم مولیٰ ہمیں بیدار کر ہم سوچیں سمجھیں کہ کیا ہمیں خداتعالیٰ نے شیطان کی اطاعت کے لیے پیدا کیا ہے؟ میں اپنے مضمون کو اسی پر ختم کرتا ہوں کہ

امین سنے گا کون تجھ سے یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

محتاج دعاء

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

ولوالدیہ ولاولادہ ولاحبابہ اجمعین

۹ شعبان ۱۴۲۹ھ، ۲۰۰۸-۰۸-۱۲

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر | جمالِ مصطفیٰ ﷺ | بے ادبی کا وبال | عشقِ مصطفیٰ ﷺ | نظر بد | دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات | مستقبل | شفاعت | اُمت کی خیر خواہی | صراطِ مستقیم
اسلام میں شراب کی حیثیت | فیضانِ نظر | عظمت نام مصطفیٰ ﷺ | عورت کا مقام | سنت مصطفیٰ ﷺ
حقوق العباد | شیطان کے ہتھکنڈے | انتباہ | میلاد سید المرسلین ﷺ | شانِ محبوبی کے پھول

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر **SMS** کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے **Online** جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر **تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل**
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com
ISBN 978-969-7562-26-8
9 789697 562268 >